اہانتِ رسول......نا قابلِ معافی جرم

مفتی محمد ساجد میمن

مغربی قومیں بہ ظاہر رواداد، انسان دوست اور تہذیب کی علم بردار سمجھی جاتی ہیں اور دوسروں کے گھروں میں حقوق کی حفاظت کا تو گویا انہوں نے ٹھیکا لے رکھا ہے لیکن یہ حقیقی تصویر نہیں بل کہ تصویر کا ایک رخ ہے جس پر خوبصورت اور دبیز غلاف چڑھا ہوا ہے۔ مغربی اقوام کا باطن، ظاہر سے متصادم ہے، ان کا باطن، اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف بُغض و عناد اور کدورت سے بھرا ہوا ہے، اگر چہ انہیں اپنی اس اندرونی کیفیت کو چھپانے کا بڑا ملکہ حاصل ہے لیکن جیسے برتن لبریز ہونے کے بعد چھلک ہی پڑتا ہے، اسی طرح ان کے حقیقی ارادے وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی شکل میں سامنے آہی جاتے ہیں: دشمنانِ اسلام کی اس نفسیات اور کیفیت کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

﴿قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبرقد بينا لكم الآيات ان كنتم تعقلون﴾ (آل عمران: ۱۱۸)

یعنی" بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو کچھ ان کے سینوں نے چھپایا ہوا ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے، ہم نے احکام کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے بشرطیکہ تم لوگ دانائی سے کام لو"۔

قرآنِ کریم میں بیان کردہ یہ حقیقت اس وقت واضح ہوگئی جب 11 / 9 کی گیارہویں برسی کے موقع پر "Innocenec of muslims" نامی اشتعال انگیز فلم جاری کی گئی، جس میں العیاذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو نشانہ بنا کر سوا ارب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔

رپورٹ کے مطابق مذکورہ گستاخانہ فلم ایک امریکی شہری"سیم بیسائل" نامی یہودی نے عطیہ دہندگان کی جانب سے دی گئی رقم سے بنائی ہے، اس مقصد کے لئے اسے 50 لاکھ امریکی ڈالر ملے تھے۔"سیم" کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اسرائیلی نژاد ہے اور اس فلم کے بنانے میں اسے بعض مصری تارکین کی مدد حاصل تھی۔ جون کے آخری ہفتے میں یہ

فلم ہالی وڈ کے ایک چھوٹے سے سینما میں دکھائی گئی تھی، جسے بہت کم لوگوں نے دیکھا۔ پہلے اس فلم کا نام "Innocence of Osama" رکھا گیا، مگر عربی میں اس کی ڈبنگ کے بعد اس کا نام تبدیل کر دیا گیا۔

B.B.C کے مطابق یہ فلم نہایت بھونڈے طریقے سے بنائی گئی ہے، اداکاری بہت خراب اور کہانی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس فلم میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اشتعال انگیز کلمات اداکاروں نے ادا نہیں کیے، بلکہ یہ ڈائیلاگز ڈبنگ کے ذریعے فلم میں شامل کیے گئے ہیں۔

امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی جانب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا یہ پہلا واقعہ نہیں، بلکہ اس سے پہلے بھی کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں، اور اب آئے دن ان واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ملعون سلمان رشدی کی ''شیطانی آیات'' سے لیکر ٹیری جونز کی "Innocence of muslims" تک ایک عشرے کے مختصر عرصے میں توہین اور گستاخی کے بے شمار واقعات رونما ہوئے، جن میں سے کچھ تو لوگوں کے علم میں آئے لیکن ایک بڑی تعداد ایسے واقعات کی بھی ہے جو کسی بھی وجہ سے یا تو علم میں نہیں آئے یا اگر آئے بھی تو ان پر بوجوہ کوئی بڑا ردِ عمل سامنے نہیں آیا۔ مغربی اخبارات میں وقتاً فوقتاً ایسے مضامین اور کارٹونز شائع ہونا معمول بن گیا ہے جن سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

گستاخانہ فلم پر مسلمانوں کی جانب سے جو ردِ عمل سامنے آیا ہے وہ فطری ہے، ایک مسلمان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت و محبت جذباتی نظریہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ یہ اس کے ایمان کا جز اور اس کے دین کا حصہ ہے۔ کوئی بھی مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا اور اگر اس گستاخی کو برداشت کر لے تو وہ مؤمن اور مسلمان نہیں رہتا۔

ایک مشہور بیوروکریٹ اور ادیب قدرت اللہ شہاب نے اس سلسلے میں مسلمانوں کے جذبات کا تجزیہ کرتے ہوئے کافی حد تک صحیح لکھا ہے کہ:

''رسول خدا کے متعلق اگر کوئی بدزبانی کرے تو لوگ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ تو مرنے کی بازی لگا بیٹھتے ہیں، اس میں اچھے، نیم اچھے، بُرے مسلمان کی بالکل کوئی تخصیص نہیں، بلکہ تجزیہ تو اسی کا شاہد ہے کہ جن لوگوں نے ناموس رسالت پر اپنی جان عزیز کو قربان کر دیا، ظاہری طور پر نہ تو وہ علم و فضل میں نمایاں تھے اور نہ زہد و تقویٰ میں ممتاز تھے، ایک عام مسلمان کا شعور اور لاشعور جس شدت اور دیوانگی کے ساتھ شانِ رسالت کے حق میں مضطرب ہوتا ہے، اس کی بنیاد عقیدہ سے زیادہ عقیدت پر مبنی ہے، خواص میں یہ عقیدت ایک جذبہ اور عوام میں ایک جنون کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔''

امریکہ اور یورپ نے مادی ترقی کی معراج کو پالیا ہے، انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے تحفظ کیلئے بھی

قوانین مرتب کئے گئے ہیں جن کی رو سے جانوروں کو اذیت دینے والے قابل سزا ہیں، ''ہولوکاسٹ'' کے خلاف لکھنا قانوناً جرم ہے، مگر اس کے برعکس ان ممالک میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین، جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مشتعل اور انہیں اذیت ہوتی ہے، کے خلاف کوئی قانون موجود نہیں اور مجرم بھی نا قابلِ سزا ہیں۔ اور جب بھی ایسے مواقع پر مسلمانوں کی جانب سے صدائے احتجاج بلند کی جاتی ہے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو مغربی ممالک کی جانب سے اظہار آزادی رائے کا شوشہ چھوڑ کر بات کو دبا دیا جاتا ہے، حالاں کہ اگر دیکھا جائے تو دنیا کے کسی بھی قانون اور دستور میں '' آزادی مطلق'' کا حق نہیں دیا گیا، بل کہ '' آزادیٔ اظہار رائے'' کو مشروط کیا گیا کہ اس کی اسی وقت اجازت ہے جب وہ کسی کے حق اور جذبات مجروح کرنے کا ذریعہ نہ بنے۔ فرانس کے آرٹیکل نمبر۱ میں مذکور ہے:

''انسان آزاد پیدا ہوا ہے اور آزاد رہے گا اور سب کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے، لیکن سماجی حیثیت کا تعلق مفاد عامہ کے پیش نظر کیا جائے گا۔''

اور آرٹیکل نمبر۴ میں لکھا ہے: '' آزادی کا حق اس حد تک تسلیم کیا جائے گا جب تک کہ اس سے کسی دوسرے شخص کا حق متاثر یا مجروح نہ ہو اور ان حقوق کا تعین بھی قانون کے ذریعہ کیا جائے گا۔''

جرمنی کے آئین کے آرٹیکل نمبر۵ میں کہا گیا ہے:

''ہر شخص کو تحریر، تقریر اور اظہار خیال کی آزادی کا حق حاصل ہے۔'' مگر اس کے ذیلی آرٹیکل نمبر۲ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ '' یہ حقوق شخصی عزت وتکریم کے دائروں میں رہتے ہوئے استعمال کئے جا سکیں گے۔''

امریکی دستور میں بھی مطلق آزادی کا کوئی تصور نہیں، امریکن سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق دستور میں ایسی تحریر اور تقریر کی اجازت نہیں جو عوام میں اشتعال انگیز یا امن عامہ میں خلل اندازی کا سبب بنے یا اس سے اخلاقی بگاڑ پیدا ہو، ریاست کو ایسی آزادی سلب کرنے کا اختیار دیا گیا، اسی طرح آزادیٔ مذہب کے نام پر توہین مسیح کے ارتکاب کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

ایسے میں قانونی حوالے سے اس کا جواز کیونکر ہوسکتا ہے کہ کائنات کی سب سے بزرگ ہستی کی توہین کی جائے، جو دنیا کے مختلف خطوں میں رہنے والے اربوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا ذریعہ بنتی ہے!!

حقیقت یہ ہے کہ ناموس رسالت پر حملوں کے اس طرح کے افسوس ناک واقعات، عیسائی دنیا کی اس پرانی اسلام دشمنی کا نتیجہ ہیں جو صدیوں سے قائم ہے اور قرب قیامت تک قائم رہے گی، پیغمبر اسلام اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ، اس کے متعصبانہ خمیر میں شامل ہے اور اس کے لئے انہوں نے بڑے بڑے ادارے قائم کئے ہیں جن کے تحت ہزاروں افراد کام کر رہے ہیں، یہ لوگ صدیوں سے اسلام کے قلعے پر علمی، عملی اور سائنسی محاذوں سے حملہ آور ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ اس قلعے میں شگاف پڑے، انہیں معلوم ہے کہ دین اسلام ہی ان کی ظاہری چمک دمک والی لیکن اندر سے کھوکھلی اور

فرسودہ تہذیب کو کارزار حیات میں شکست و ریخت سے دوچار کر کے متاسب ہے لہ وہی ایک زندہ جاوید اور قیامت تک رہنے والا دین برحق ہے......

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے پیغمبر اسلام کی شان میں اس بھیانک گستاخی سے بڑھ کر کوئی اور بڑا سانحہ نہیں ہو سکتا۔ وقت آ گیا ہے کہ مسلم امہ گستاخانہ فلم کے خلاف مشترکہ حکمتِ عملی تیار کرے اور او آئی سی کے پلیٹ فارم سے اس مسئلے کو اٹھائے۔ امریکہ اور یورپی ممالک کو چاہئے کہ وہ اپنے رویوں پر غور کریں اور اگر وہ مسلم دنیا میں خیر سگالی کی فضا کے خواہشمند ہیں تو ایسی قانون سازی کریں جس کی رو سے کسی مذہب یا پیغمبر کی توہین کو قابلِ سزا جرم قرار دیا جائے، اگر ایسا نہ کیا گیا اور ان ممالک کے شدت پسند عناصر مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرتے رہے تو ان ممالک کو مزید ہلاکت خیز کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مسلم امہ کو بھی چاہئے کہ وہ سماجی رابطے کی ویب سائٹ یوٹیوب کا بائیکاٹ کریں کیونکہ توہین آمیز فلم کے خلاف مسلمانوں کے شدید احتجاج کے باوجود یوٹیوب انتظامیہ اس فلم کو اپنی سائٹ سے ہٹانے کو تیار نہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ امریکی و مغربی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، ستاون اسلامی ممالک متحد ہو کر امریکی کمپنیوں کے ٹھیکے منسوخ کر دیں تو ان یہود و نصاریٰ کے شودہ طبق روشن ہو جائیں گے، اور آئندہ کے لیے اس قسم کی غلطی کا ارتکاب کا سوچیں گے بھی نہیں۔

آخر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کے مضمون ''جرم توہین رسالت'' سے ایک اقتباس، جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی، یہ صرف پہلی بار نہیں، بل کہ اس سے پہلے بھی اقوام عالم میں ایسی قومیں گذری ہیں جنہوں نے انبیائے کرام کی شان میں گستاخی کی اور انجام کار ذلت اور رسوائی سے دوچار ہوئے۔ حضرت لکھتے ہیں:

''جہاں تک مغرب اور کفریہ طاقتوں سے دلائل کی روشنی میں مکالمے کا تعلق ہے، تو یہ بات اپنی جگہ بے غبار ہے کہ ان کا رویہ عناد اور دشمنی پر مبنی ہے اور ایک عناد اور کینہ رکھنے والا دشمن، دلائل سے کبھی متاثر نہیں ہوتا، اس کے پاس اگر طاقت ہوتی ہے تو دلائل کا ٹکسال بھی اس کا اپنا ہوتا ہے اور خیر و شر کے پیمانے بھی وہ خود بناتا اور بگاڑتا ہے...... ہاں اہل اسلام کا یہ فریضہ ضرور ہے کہ وہ انسانیت کی ابدی صداقتوں کی روشنی میں حق اور حقیقت کو اجاگر کریں، خیر و شر اور نیکی اور بدی کے صحیح پیمانوں کا تعارف کرائیں اور داعیانہ اسلوب میں واضح کریں کہ کائنات کی مقدس ترین ہستی کی شان میں گستاخی صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا سبب نہیں بلکہ یہ اہانت آمیز رویہ اختیار کرنے والی ان قوموں کے لئے دنیا اور آخرت کی بربادی اور تباہی کا ذریعہ بھی ہے، قرآن کریم نے اپنے بلیغ اسلوبِ بیان میں جگہ جگہ اس کا ذکر کیا ہے، ارشاد ہے:

﴿ولقد استُهزئ برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزء ون﴾

(الانعام: ١٠)

''اور بلاشبہ آپ سے پہلے رسولوں سے بھی ہنسی کرتے رہے، پھر گھیر لیا، ان ہنسی کرنے والوں کو اس چیز نے جس پر ہنسا کرتے تھے۔''

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ استہزاء کرتے تو انبیاء ان کو عذاب سے ڈراتے لیکن وہ اس عذاب کا بھی تمسخر اڑاتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی عذاب میں مبتلا کیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

اس آیت مبارکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو طرح سے تسلی دی گئی ہے، ایک تو انبیاء سابقین کے ساتھ بھی کفار کے استہزاء کا ذکر کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ سے پہلے بھی انبیاء کو ان حالات سے دوچار ہونا پڑا ہے لہٰذا آپ کفار کی تمسخر آمیز فرمائشوں سے دارو گیر نہ ہوں، برابر اپنے دعوتی پروگرام کو آگے بڑھاتے رہئے اور آیت کے دوسرے حصے میں بتایا کہ ایسے بدبخت اور موذی لوگوں سے متعلق سنت اللہ بھی یہ رہی ہے کہ ان کو کچھ مہلت دینے کے بعد بالآخر دنیا ہی میں عذاب الٰہی سے دوچار ہونا پڑا ہے اور اپنے انجام بد کو وہ پہنچے ہیں، مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار میں سے جو لوگ آپ کا زیادہ مذاق اڑایا کرتے تھے ان میں ولید بن مغیرہ، عاصم بن وائل، اسود بن عبدالمطلب، اسود بن عبدالیغوث اور حارث بن قیس پیش پیش تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں تشریف فرما تھے کہ جبرئیل امین تشریف لائے اور ان پانچوں میں سے ہر ایک کے مختلف اعضاء کی طرف اشارہ کیا جو ان کی ہلاکت کا سبب بنا۔

ایک دوسری آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

﴿ولقد استُهزئ برسل من قبلك فأمليت للذين كفروا ثم أخذتهم فكيف كان عقاب﴾

(الرعد: ۳۲)

''اور بہت سے پیغمبر آپ سے پہلے گزر چکے ہیں بلاشبہ ان کا مذاق اڑایا گیا، میں نے ان کو مہلت دی، پھر ان کو پکڑ لیا، سو ان کا عذاب کس قدر دردناک تھا!''

اس لئے فخر موجودات حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے، انسانیت کے مجرموں پر اس حقیقت کو بار بار واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ ان کی اہانت و بے احترامی، ان کی دنیوی اور اخروی تباہی اور بربادی کا ذریعہ ہے، اللہ کے ہاں دیر ہے، اندھیر نہیں، اس کی پکڑ آئے گی اور ضرور آئے گی، پس اقوام و ملل کی تباہی کی تاریخ سے ہے کوئی عبرت حاصل کرنے والا!!

☆......☆......☆